رمضان المبارک

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

X☆X☆X

ماہِ رمضان کا ہر لمحہ آخرت سنوارنے کا بہترین موقع ہے۔ تمام انسان ہر پل کے ساتھ موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جس نے یہ رمضان پا لیا ہے وہ اپنے گناہوں کی معافی اور اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے محنت کر لے ۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ اُس کی زندگی کا آخری رمضان ہو؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا** ”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اُس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اُس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے: خیر طلب کرنے والو! نیک کام کے لئے آگے بڑھو اور بُرے کام کی طلب رکھنے والو! بُرے کاموں سے رُک جاؤ اور اللہ تعالیٰ بہرات (بخشش پانے والوں کو) دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔“ [رواہُ ترمذی ، ابنِ ماجہ]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا** ”جس شخص نے بغیر کسی رُخصت کے اور بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا، تو زندگی بھر کے روزے اُس کے ثواب کو پورا نہیں کر سکتے، اگر چہ وہ ساری زندگی روزے رکھے۔“ [ابوداؤد ۔ ترمذی]

روزے کی فرضیت

اسلام میں داخل ہونے کی پانچ شرائط ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بھی شرط کا زبان یا عمل سے انکار کرنا گناہ نہیں بلکہ کفر ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ” اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : (۱)۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، (۲)۔ نماز قائم کرنا (۳)۔ زکوٰۃ ادا کرنا (۴)۔ حج کرنا (۵)۔ رمضان کے روزے رکھنا۔“ [رواہُ امام بخاریؒ والامام مسلمؒ]

رمضان کے مہینے کے تمام روزے رکھنا اسلام میں داخل ہونے کی پانچویں شرط ہے۔ جو مرد یا عورت بغیر کسی شرعی عذر کے روزے نہ رکھے، وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے یا لوگ اُسے مسلمان کہیں، وہ اسلام سے خارج ہے۔ ماہِ رمضان کے روزوں کے بارے میں **اللہ** ﷻ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾

”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جیسے تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا، تا کہ تم گناہوں سے بچنے والے بن جاؤ“ (183) [البقرۃ]

﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ (185) ”سو تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو لازم ہے کہ وہ روزے رکھے“ [البقرۃ]

﴿ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ﴾ (184) ” یہ گنتی کے چند ہی دن ہیں “ [البقرۃ]

﴿ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (184) ”روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو“ [البقرۃ]

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾

''اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے اور تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا'' (185) [البقرۃ]

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے والا افطار، لیکن کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا۔ [صحیح مسلم] [☆: سفر کا روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں جائز ہیں۔ چھوڑے ہوئے روزے رمضان کے بعد رکھے جائیں]

مسافر، بیمار، دودھ پلانے والی یا حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ بعد میں صرف قضا ہوگی۔ [بخاری۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی]

روزے سے متعلق چند اہم باتیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔'' [صحیح بخاری] [☆: روزہ دار نے جیسے ہی جھوٹ بولا، اُس کا روزہ بے کار ہوگیا]

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اُس نے کفر کیا۔'' [رواہُ النسائی] [☆: بغیر شرعی عذر کے نماز نہ پڑھنے والے غیر مسلم ہیں۔ بے نمازوں کا بھوکا پیاسا رہنا بے کار ہے]

محمد رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ کے مطابق نیند میں احتلام ہوجانے سے، مسواک کرنے سے، وضو میں کُلّی کرنے سے، مرہم پٹی کرنے سے یا طبعی طور پر خود بخود اُلٹی آجانے سے (خواہ اُلٹی منہ بھر کر ہی کیوں نہ آجائے) روزہ نہیں ٹوٹتا۔

قصداً صحبت کرنے، قصداً اُلٹی کرنے، حیض، نفاس اور قصداً کھاپی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ [بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابنِ ماجہ]

سُنت کے خلاف تمام نیکیاں برباد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتنے روزے دار ہیں جن کو اُن کے روزوں سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ اُن کو اُن کے قیام سے صرف بیداری حاصل ہوتی ہے۔'' [رواہُ الدارمی]

[☆: جس کی سحری، افطاری یا تراویح کا طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے، اُس کا بھوکا پیاسا رہنا اور قیام کرنا بے کار ہے]

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (2) عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (3)﴾ [الغاشیۃ: 88]

''کتنے منہ اُس دن ذلیل ہونے والے ہیں۔ محنت کرنے والے، تھکے ہوئے۔'' [☆: یعنی نیکیاں کر کر کے تھکے ہوئے لیکن پھر بھی ذلیل وخوار۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں جو اعمال نیکی سمجھ کر کرتے تھے، اُن اعمال کا طریقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کے خلاف تھا۔]

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا (103) اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (104)﴾ [الکہف: 18] ''کہو کہ کیا میں تمہیں اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں کی خبر دوں؟ یہ وہ ہیں جن کی کوششیں دنیا میں گمراہ تھیں اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہترین اعمال کر رہے ہیں''

محمد رسول اللہ ﷺ کی سحری

مختلف مسالک کے لوگوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ جیسے ہی فجر کی اذان ہو، لوگ اللہ اکبر سُنتے ہی فوراً سحری کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اذان شروع ہونے کے بعد ایک لقمہ بھی لیا گیا تو روزہ مکروہ ہو جائے گا۔ لوگوں میں سحری کی دوسری بدعت یہ موجود ہے کہ وہ سحری کی نیّت کی وہ خود ساختہ دعا پڑھتے ہیں جس کی نہ تو محمد رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی اور نہ ہی کسی صحابیؓ نے، بلکہ اس دعا کا صحاح ستہ میں نام ونشان تک موجود نہیں۔ سحری کی یہ دو بدعات آج عام ہو چکی ہیں۔ آیئے ان بدعات کا سنّتِ رسول ﷺ سے موازنہ کیجئے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ :اذا سمع النداء احدکم و الاناء فی یدہٖ فلایضعہ حتٰی یقضی حاجتہ منہ. حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اذان کے کلمات سُنے اور** (کھانے پینے کا) **برتن اُس کے ہاتھ میں ہو، تو برتن نہ رکھے جب تک کہ وہ اپنی** (کھانے پینے کی) **ضرورت اس میں سے پوری نہ کر لے۔''** [رواہ ابوداؤد]

[☆ : اگر سحری کے وقت کھاتے یا پیتے ہوئے اذان ہو جائے تو اپنے برتن میں موجود کھانے یا پینے کی چیز کو مکمل کرنا محمد ﷺ کا حکم ہے]

عن حفصۃ رضی اللہ عنہا **قالت قال رسول اللہ ﷺ :من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ.** حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح صادق سے پہلے پختہ نیّت نہ کرے، اُس کا روزہ نہیں۔''** [ابوداؤد ۔ ترمذی۔ نسائی]

محمد رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق فرض روزے کی نیّت کرنا واجب ہے۔ لیکن نیّت کرنا دل کے ارادے کا نام ہے، نہ کہ زبان کے الفاظ کا۔ اس صحیح حدیث ہی کی مثال لیجیے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ نیّت نہ کرنے والے کا روزہ ہی نہیں ہوتا لیکن نیّت کے الفاظ نہیں بتائے، حالانکہ روزے کی نیّت کا مسئلہ انتہائی سنگین ہے۔ قرآن کی آیات سے بھی یہ ثابت ہے کہ نیّت دل کے ارادے کا نام ہے مثلاً:

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ (5) ﴾ [الاحزاب:33]

''اور تم پر گناہ نہیں جس چیز میں تم غلطی کرو اور لیکن جو تم دل سے ارادہ کرو۔''

کیا آپ نے حدیث سُنی ہے کہ اعمال کا دار ومدار نیّت پر ہے؟ کیا آپ مانتے ہیں کہ اللہ نیّت کے مطابق جزا یا سزا دیتا ہے؟ تو پھر غور کیجیے کہ اللہ نے اس آیت میں فرمایا کہ تمہیں اُس بات پر گناہ ملے گا جس کا تم دل میں ارادہ کرو۔ یعنی دل کے ارادے کو ہی نیّت کہتے ہیں۔

روزہ رکھنے والوں کی اکثریت روزے کی یہ نیّت کرتی ہے: وَ بِصَوم غَدٍ نَوَیتُ مِنْ شَہرِ رمضان۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ عربی کے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کی ایک بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ دوسری مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ وَ بِصَوم غَدٍ نَوَیتُ کا مطلب ہے: ''اور میں کل کے روزے کی نیّت کرتا ہوں''۔ کسی سے پوچھئے کہ غَدٍ کا کیا مطلب ہے؟ یا پھر سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۸ کا ترجمہ پڑھ لیجیے:

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (18) ﴾ [الحشر:59]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر انسان یہ دیکھ لے کہ اُس نے کیا (اعمال کا ذخیرہ) بھیجا ہے کل (قیامت کے دن) کے لئے؟

محمد رسول اللہ ﷺ کی افطاری

اکثر مسلمان یہ نہیں جانتے کہ عین غروبِ آفتاب (Sunset) کے وقت افطار کرنا محمد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے اور غروبِ آفتاب کے فوراً بعد افطار نہ کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ اکثر لوگ Sunset کے تین یا دس منٹ بعد روزہ کھولتے ہیں کیونکہ اُن کے خیال میں افطار کرنے میں چند منٹ کی احتیاط ضروری ہے۔ لوگوں کے طریقے کے برعکس **محمد رسول اللہ** ﷺ کی افطار کا طریقہ ملاحظہ کیجئے۔

عن عبداللہ بن ابی اوفی قال کنامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فی سفر فی شہر رمضان فلما غابت الشمس قال یافلان انزل فاجدح لنا قال یارسول اللہ ان علیک نہار قال انزل فاجدح لنا. فنزل فجدح فاتاہ بہٖ فشرب النبی صلی اللہ علیہ و سلم ثم قال بیدہٖ اذاغابت الشمس من ھٰھنا وجآء الیل من ھٰھنا فقد افطر الصائم.

حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب سورج ڈوبا تو **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** **''اے فلانے** (اونٹ پر سے) **اُترو اور ہمارے لیے ستّو گھولو''** اُنہوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! ابھی آپ پر دن ہے۔ (صحابیؓ نے سمجھا کہ سورج غروب ہونے کے بعد جب سُرخی ختم ہو جائے تب افطار کا وقت ہوتا ہے) **آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اُترو اور ہمارے لیے ستّو گھولو''** وہ اُترے اور ستّو گھول کر آپؐ کے پاس لائے۔ **محمد رسول اللہ ﷺ** نے ستّو نوش فرمائے پھر **ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا: ''جب سُورج ڈوب جائے اس طرف** (یعنی مغرب میں) **اور آجائے رات اُس طرف سے** (یعنی مشرق سے) **تو روزہ کھل چکا روزہ دار کا۔** [صحیح مسلم]

[☆ : آپ اپنے علاقے میں Sunset کا اصل وقت *http://www.timeanddate.com/worldclock/* سے معلوم کر سکتے ہیں]

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال الدین ظاہراً ماعجل الناس الفطر لأن الیہود والنصاریٰ یئوخرون

ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے، جبکہ یہودی اور عیسائی افطار میں تاخیر کرتے ہیں''** [ابو دائود۔ ابنِ ماجہ] [☆: آج یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح روزہ لیٹ کھولنے والوں کی اکثریت ہے]

عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ **ان رسول اللہ ﷺ قال : لا یزال الناس بخیرٍ ماعجلوا الفطر.**

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے، جب تک وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔''** [صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم] [☆ : آج کے مسلمان اس سنّت کو چھوڑ کر دین اور دنیا کی بھلائی سے محروم ہیں]

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ **قال قال رسول اللہ ﷺ :قال اللہ تعالٰی:احب عبادی الی اعجلھم فطراً.**

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مجھے میرے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔''** [رواہُ ترمذی] [☆ : افطار کرنے میں جلدی سے مراد عین Sunset پر روزہ افطار کرنا ہے]

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ